

34188 - حج و عمرہ کے آداب

سوال

میں نے آپ کی ویب سائٹ پر حج اور عمرہ کا طریقہ پڑھا ہے ، تو کیا کچھ ایسے آداب بھی ہیں جو حاجی یا عمرہ کرنے والے شخص کو اپنانے ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

حج کے مہینے مقرر ہیں لہذا جو بھی ان میں حج کو فرض کر لے تو وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے اور جو بھی تم خیر و بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے ، اور زاد راہ حاصل کر لو یقیناً سب سے بہتر زاد راہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے ، اور اے عقلمندوں اللہ تعالیٰ ہی کا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو اسی سے ڈرو ۔

- لہذا بندے کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ حج کے اعمال کی تعظیم کرتا ہوا انہیں سرانجام دے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی جلالت و محبت اور اللہ رب العالمین کے لیے ہی عاجزی و انکساری کرتا ہوا سکون اور وقار اور اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرتا ہوا حج کی ادائیگی کرے ۔

- اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ان عظیم مشاعر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی تسبیحات والحمدلہ اور توبہ و استغفار میں مشغول رہے کیونکہ وہ احرام شروع کرتے وقت ہی عبادت میں داخل ہو چکا ہے ، اور یہ عبادت اس کے احرام کھولنے تک باقی رہے گی ، لہذا حج کوئی سیرو تفریح اور سیاحت کا نام نہیں کہ انسان اس سے جس طرح چاہے نفع حاصل کرتا پھرے ، اور اس میں وہ کسی بھی حد کا خیال نہ رکھے ، جس طرح کہ بعض لوگ کرتے پھرتے ہیں ۔

آپ دیکھیں گے کہ کچھ لوگ توہنسی مذاق اور کھیل کود دوسروں کو مذاق کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح کے وہ اعمال بھی سرانجام دیتے ہیں جو حج میں کرنے صحیح نہیں ، اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے لیے حج توہنسی مذاق اور کھیل کود کے لیے مشروع کیا گیا ہے ۔

- حاجی اور دوسرے لوگوں پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب اور فرض کردہ اعمال

کوسرانجام دینے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہ برتیں ، جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز کی ادائیگی کا کہا ہے اسے نماز کے اوقات میں ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے رہیں اور برائی سے روکتے رہیں ۔

۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ سب مسلمانوں کے نفع اور احسان والے کام کرنے چاہیں اور اس کی کوشش کرنے چاہیے اور ان کی راہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ بوقت ضرورت ان کا تعاون و مدد بھی کرنی ضروری ہے ، اور اسی طرح ان میں سے کمزور اور ناتواں وضعیف اشخاص پر رحم کرنا چاہیے اور خاص کر ایسی جگہوں پر جہاں ان کی حالت پر رحم کرنا ضروری ہے مثلاً ازدحام اور رش والی جگہ وغیرہ پر کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے ، اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں ۔

۔ حاجی کو دوران حج بیوی سے میل ملاپ وغیرہ کرنے اور فسق و فجور اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ناحق لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا ضروری ہے ، لیکن وہ بات چیت جس میں حق کی مدد ہوتی ہو وہ اپنی جگہ پر واجب ہے ، حق بیان کرنے میں خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہیے ۔

۔ اور اسی طرح مخلوق کو اذیت اور تکلیف دینے سے گریز کرنا بھی ضروری اور واجب ہے ، لہذا وہ غیبت و چغلی اور سب و شتم اور گالی گلوچ اور مار کٹائی سے بھی بچے اور احرام کی حالت میں اور اسی طرح احرام کے بغیر بھی کسی اجنبی عورت کو نہ دیکھے کیونکہ اجنبی عورت کو دیکھنا حرام ہے ، اور خاص کر احرام کی حالت میں تو اس کی حرمت میں اور بھی شدت آجاتی ہے ۔

۔ اور حاجی کو ایسی کلام اور بات چیت کرنے سے بھی بچنا چاہیے جو ان مشاعر مقدسہ کے لائق نہیں جیسا کہ بعض لوگ جمرات کو کنکریاں مارتے وقت کہتے ہیں کہ ہم نے شیطان کو کنکریاں ماری ہیں اور ہوسکتا ہے بعض تو اس علامتی نشان کو گالیاں بھی نکالنا شروع کر دیں ، یا پھر اسے جوتے ماریں ، حالانکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری اور عبادت کے منافی اور مخالف ہے ، اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے مقصد کے ہی مخالف ہے ، کیونکہ جمرات کو کنکریاں تو اللہ تعالیٰ کے ذکر و انکار کے لیے ماری جاتی ہیں ۔

دیکھیں کتاب : المنہج لمريد العمرة والحج تالیف الشيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

واللہ اعلم ۔